مطبوعات

بنی اسرائیل کا چاند تالیف رائڈر ہیگرڈ۔ مترجمہ عبد المجید صاحب حیرت بی۔ اے علیگ، ضخامت ۴۴۷ صفحات، قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ دھلی

یہ ایک مشہور تاریخی ناول ہے، جس میں بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے اور فرعون کے غرق ہونے کی مصوری نہایت پُر اثر انداز میں کی گئی ہے۔ اصل مصنف ایک غیر مسلم ہے اس لیے اس سے یہ توقع رکھنا بے سود ہے کہ وہ تاریخی حقائق کے اظہار میں اسلامی روایات و نصوص کا پابند ہوگا۔ مترجم نے ترجمہ میں سلاست اور محاورہ کا پورا خیال رکھا ہے۔ لیکن بعض املا کی غلطیاں مسلسل دہرائی گئی ہیں مثلاً غیظ و غضب کو ہر جگہ غیض و غضب لکھا ہے۔ شاید یہ کاتب کا سہو قلم ہوگا۔ بہر حال اس قسم کے نقائص سے دوسرے ایڈیشن میں کتاب کو پاک کرنا ضروری ہے۔

بیوہ مصنفہ منشی پریم چند آنجہانی۔ ضخامت ۱۹۷ صفحات، قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ دھلی

یہ بھی ایک معاشرتی ناول ہے جو ہندوؤں میں بدھوا بواہ (نکاح بیوگان) کی ضرورت پر لکھا گیا ہے۔ مصنف ہندوستانی معاشرت خصوصاً ہندو سوسائٹی کی کمزوریوں کے بہت بڑے نبض شناس تھے اور انھیں کی اصلاح میں انہوں نے اپنی عمر ختم کردی۔ ہندو سوسائٹی کی اس قبیح رسم پر کہ بیوہ کا نکاح ناجائز ہے جس دردانگیز انداز سے انھوں نے فطری اور نفسیاتی حقائق کی روشنی ڈالی ہے، اسے پڑھ کر انسان کا دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ زبان کی سلاست اور بیان کی دلکشی تو گویا پریم چند کا ساتھ چھوڑنا جانتی ہی نہ تھی۔ اگر ہمارے اہلِ سیاست واقعی ایک مشترکہ زبان "ہندوستانی" کے رواج کے خواہشمند ہیں تو شاید پریم چند سے بہتر معیار انھیں دستیاب نہیں ہو سکتا جسے ہر ہندوستانی بلا تکلف سمجھ سکتا ہے۔

فن تفسیر | تالیف مرزا عزیز فیضانی صاحب داراپوری - ضخامت ۲۰۰ صفحات، قیمت ۱۲ار

ملنے کا پتہ :- مرزا محبوب عالم صاحب، بشیر بلڈنگ، بیرون موچی دروازہ - لاہور

یہ کتاب فن تفسیر پر ایک مختصر لیکن مفید تالیف ہے جس کے دو حصے کیے جا سکتے ہیں۔ پہلے حصے میں فن تفسیر پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈال کر یہ بتایا گیا ہے کہ دیگر ملتوں نے اپنی آسمانی کتابوں کی توضیح و تفسیر میں کس قدر بے اعتنائی اور سہل انگاری سے کام لیا ہے اور ان کے بالمقابل اہل اسلام نے قرآن کی تفسیر میں کس اہتمام اور کاوش کا مظاہرہ کیا ہے اور کن قدرتی وجوہ کی بنا پر۔ پھر دور آخر میں مسلمانوں نے بھی اس مقصدِ عظیم سے کیوں غفلت برتنی شروع کر دی۔ دوسرے حصہ میں اصول تفسیر پر بحث کر کے بتایا گیا ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنے کے لیے کن باتوں کا لحاظ کرنا اور کن باتوں سے دماغ کو آزاد رکھنا ضروری ہے۔

جیسا کہ مصنف کو خود اعتراف ہے یہ کتاب فن تفسیر پر محض ایک مقدمہ یا تبصرہ کی حیثیت رکھتی ہے جس میں گو تعرض تمام اہم متعلقہ مباحث سے کیا گیا ہے مگر اس تفصیل اور متین جامعیت کا فقدان ہے جس کی ان مباحث کی اہمیت متقاضی ہے۔ تاہم کتاب کا افادی پہلو قابل اطمینان اور ان لوگوں کے لیے نفع بخش ہے جو اس علم سے دلچسپی رکھتے ہیں مگر اس کے اصلی مآخذ سے براہِ راست استفادہ نہیں کر سکتے۔ کتاب کا نقطۂ نظر مجموعی حیثیت سے نہایت درست اور احتیاط پر مبنی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات یہ احتیاط کوشی قدامت پرستی کا رنگ اختیار کر گئی ہے۔ بعض الفاظ آیات کا املا غلط چھپ گیا ہے۔ ایک جگہ "قَاتِلُوْا" کا ترجمہ "قتل کرو" کیا گیا ہے حالانکہ "جنگ کرو" کرنا چاہیے۔ لفظ سنت اور حدیث کو گو عام لوگ ایک معنی میں بولا کرتے ہیں مگر درحقیقت دونوں میں فرق ہے۔ اہل علم کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

اسلامی معاشرت | تالیف چودھری غلام احمد صاحب پرویز - ضخامت ۶۰ صفحات - ۴/ کے ٹکٹ ارسال کرنے پر دفتر طلوع اسلام، بلیماران دہلی سے مل سکتا ہے۔

یہ ایک اجمالی خاکہ ہے اسلامی آداب اخلاق و معاشرت کا جسے قرآن پاک کی آیات سے مرتب کیا گیا ہے

احکام قرآنی کے اصل الفاظ (آیات) مع ترجمہ پیش کر دیے گئے ہیں اور کہیں کہیں تشریحی بیان شامل کر دیا گیا ہے - ایک مسلمان کے لیے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ اسلام نے کس چیز سے روکا ہے، کس بات کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، مسلمان کو اپنی انفرادی، اجتماعی، خانگی اور پبلک زندگی میں کس لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونا چاہیے - یہ رسالہ اختصار کے باوجود اس ضرورت کو بڑی حد تک پورا کرتا ہے - انداز بیان صاف اور شگفتہ ہے، اور اسلامی صورت وسیرت کا بہترین آئینہ -

"غیر مسلموں کے بزرگوں کی تعظیم کرو" کے زیر عنوان دیگر پیشوایان مذاہب کے بارے میں گو موتف نے کافی احتیاط سے کام لیا ہے تاہم اس احتیاط کے اندر سے بھی بوئے مداہنت آتی ہے - محض کسی گروہ کا اپنے پیشوا کے متعلق یہ دعویٰ کر دینا کہ وہ "ایشور کا بھگت اور خدا کا رسول تھا" ہم پر یہ لازم نہیں کر دیتا کہ ہم اس کے نبی ہونے کا امکان کو مرجح قرار دیدیں اور اگر مع ان کی تعلیم یا ان کے حالات قرآن کریم کے معیار پر درست ثابت نہ ہوں تو یہ سمجھ لینا پڑیگا کہ بعد میں آنے والوں نے ان میں رنگ آمیزی کر دی ہے" اس اصول کے مطابق مرزا صاحب قادیانی اور گرونانک صاحب کے متعلق کیا تخیل قائم کیا جائیگا؟ کیونکہ ان کے پیرو انھیں فرستادگان الٰہی مانتے ہیں اور رسول عربی کا ارشاد ہے کہ لا نبی بعدی - علاوہ ازیں جو بانیان مذاہب قبل نزول قرآن گذر چکے ہیں انھیں کے متعلق کیونکر یہ کلیہ قائم کر لیا جائے کہ اگر ان کی تعلیمات اور ان کے احوال قرآنی معیار پر ٹھیک نہ اتریں تو تسلیم کر لینا چاہیے کہ ان کے پیرووں نے رنگ آمیزی کر دی ہے؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ واقعی ان کے احوال اور انکی تعلیمات قرآنی نقطہ نظر کے خلاف رہی ہوں؟ کیا جھوٹا دعویٰ نبوت پچھلے زمانوں میں کوئی ناممکن چیز رہی ہے جبکہ فرعون اور نمرود کے خدائی تک کے دعاوی قرآن میں منقول ہیں؟ ہاں غیر اقوام وملل کے پیشواؤں کو تعظیمی انداز سے یاد کرنا اور انکی شان میں گستاخی سے اجتناب کرنا البتہ عین اخلاق ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ پیشوایان مذاہب تو بڑی چیز ہیں قرآن تو بتوں اور پتھر کی بے جان مورتیوں تک کو برے کلمات سے یاد کرنے کی اجازت نہیں دیتا -

منعصد قرآن | تالیف مولانا احمد علی صاحب - مقامی حضرات دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ - لاہور

سے مفت اور بیرونی حضرات پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

مولانا نے اس چھوٹے سے رسالہ میں زیادہ تر یہ دکھایا ہے کہ قرآن کی تعلیم ارتقائے تمدن اور دیگر دنیوی ترقیوں کی مخالف نہیں بلکہ معاون ہے۔ اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے عروج واقبال کا راز اسی قرآن کے اتباع ہی میں مضمر ہے۔ اس سلسلہ میں مؤلف نے تاریخی اور جغرافی دلائل تفصیل سے نقل کیے ہیں حتیٰ کہ بعض جگہ اصل عنوان (مقصد قرآن) کی مناسبت کا لحاظ بھی ترک ہوگیا ہے۔ آخر میں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کے لیے قرآن سے ایک پروگرام تیار کیا ہے۔ عام مسلمانوں کو ان ارشادات سے بیش از بیش مستفید ہونا چاہیے۔

دلی کا سنبھالا تالیف خواجہ محمد شفیع صاحب دہلوی۔ ضخامت ۵۵ صفحات، قیمت عہ، ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ قرول باغ۔ دہلی۔

یہ دہلی مرحوم کے سنبھالے کا افسانہ ہے اور دلی کی قدیم ٹکسالی زبان میں۔ مرنے سے ذرا پہلے اس مادر علم و تمدن کے چہرہ پر جو زندگی کی ایک ہلکی سی رو دوڑ گئی تھی اس کی عکاسی مولف کے قلم نے نہایت باکمال طریقہ سے کی ہے جسے پڑھ کر اس وقت کی علمی، تمدنی اور عام معاشرتی حالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور پڑھنے والے پر عبرت اور حسرت کی ایک بے خودی سی طاری ہو جاتی ہے۔

دلی کی دو سو برس کی تاریخ یہ ایک تاریخی مقالہ ہے جس میں مولوی سید حسن برنی صاحب ایم۔ اے نے تیمور کے حملہ سے پیشتر دلی کی دو سو برس کی ابتدائی تاریخ پر اجمالی لیکن محققانہ بحث کی ہے۔ بحث کا رخ زیادہ تر اس دور کی مشہور عمارتوں اور ان کے آثار کی طرف ہے۔ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر مفید معلومات رکھتا ہے۔ مکتبہ جامعہ دہلی سے مل سکتا ہے۔

گلشن فانی نتیجۂ فکر ڈاکٹر شیخ حبیب الدین احمد صاحب فانی لدھیانوی مقیم دہلی۔ ضخامت ۱۳۰ صفحات قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:۔ صاف طور سے درج نہیں۔

یہ فانی صاحب کا دیوان ہے جس میں زیادہ تر عشقیہ غزلیں ہیں۔ حمد، نعت اور سلام سے متعلق بھی کافی نظمیں

لکھی گئیں ہیں۔ جہاں تک کتاب کے جستہ جستہ مقامات دیکھنے میں آئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر پنجابی ہونے کے باوجود اردو زبان اور روزمرہ میں کافی دستگاہ رکھتا ہے نعت میں بھی وہی عام عشقیہ انداز بیان اختیار کیا گیا ہے جو ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ حضرت علیؓ کی شان میں جو نظمیں لکھی گئی ہیں ان میں غلو سے کام لیا گیا ہے بلکہ تشیع کا رنگ جھلکنے لگا ہے۔

بیاض سخن | مولفہ جناب عبدالشکور صاحب شیدا، ضخامت ۲۴۴ صفحات، قیمت ۸؁۔ محمد نسیم محمد صاحب صدیقی نائب محاسب عدالت العالیہ حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

مختلف شعراء کے انتخابی کلام کی بیاض رکھنا ایک مفید اور کارآمد رسم ہے جس کے صدقے بہت سے شعراء کا نام اور کلام مٹنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی ذوق ادبی کا نتیجہ ہے جس میں مولف نے ۳۰۴ شعراء کے ۲۷۹۶ منتخب اشعار جمع کئے ہیں۔ ان شعراء میں موجدین، متاخرین، متقدمین، متوسطین، یورپین، ان پڑھ اور خواتین سبھی داخل ہیں اور الگ الگ عنوانات کے ماتحت بالترتیب مع مختصر حالات کے ان کے کلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ گو کتاب فنی حیثیت سے اصلاح کی محتاج ہے تاہم ادب اردو کی ایک قابل قدر خدمت ہے۔

نغمۂ سروش | نتیجۂ فکر جناب فضل الدین صاحب فدا، ضخامت ۴۰ صفحات، چھوٹی تقطیع قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ: منیجر "کہکشاں" ۲۲۵۳ گلی شاہ تارا دہلی

یہ فدا صاحب کی ۷۰ رباعیوں کا مجموعہ ہے جسے کاظم صاحب مدیر کہکشاں نے مرتب فرمایا ہے۔ رباعیات کیا ہیں قوم کے مختلف طبقوں کے نام ادب و بیداری کا پیغام ہیں نوجوان شاعر کا جوش طبع قومی درد سے ہم آہنگ ہو کر عجیب و دلکش صورت اختیار کر گیا ہے۔ کلام بحیثیت مجموعی ادب اور بلاغت و لطافت کا بہترین نمونہ ہے۔ فدا صاحب کی عقیدت کیشیِ اسلام کے پیش نظر کاش ان کی زبان سے ع

مرنا ہے تو مرا اپنے وطن کی خاطر

کا مصرعہ نہ نکلتا۔

مثنوی معاش و معاد | نتیجۂ فکر تمنا عمادی مجیبی صاحب، ضخامت سو صفحے، قیمت ۱؍، ملنے کا پتہ: مکتبہ دارالادب

پھلواری شریف - (ضلع پٹنہ)

ابھی کل تک فارسی زبان ہمارا اوڑھنا بچھونا تھی، مدتوں سلطنت انگلشیہ کی بھی سرکاری زبان رہی لیکن گزشتہ صدی کے وسط سے ہندوستان اس سے بیگانہ ہونا شروع ہوا اور اب حال یہ ہے کہ فارسی کا نام ونشان اس خاک سے مٹتا جا رہا ہے۔ تمنا صاحب ان گنتی کے شعراء میں سے ہیں جو ابھی قند پارسی کی حلاوت سے اپنے کام و دہن کو بے کیف بنانا نہیں چاہتے۔ قومی حیثیت سے انکی روش نہایت مستحسن ہے۔ پیش نظر مثنوی بھی اسی فارسی نوازی کا ثمرہ ہے جس میں انھوں نے اسلام اور اخلاق کے بڑے بڑے مسائل کو نہایت سلجھی ہوئی زبان اور موثر انداز میں پیش کیا ہے، بعض مقامات پر قرآن کی وہ آیات بھی درج کردی ہیں جن کے مطالب کو نظم میں ادا کیا ہے اور جہاں کہیں بظاہر عقلی اعتراضات وارد ہوتے معلوم ہوتے ہیں ان کا ازالہ بھی نہایت مضبوط اور وزنی دلائل عقلیہ سے کیا ہے۔ کتاب قابل مطالعہ ہے۔

ضرب الامثال	تالیف خواجہ محمد عبدالمجید صاحب دہلوی۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات، قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ دہلی

اردو روزمرہ میں بہت سی کہاوتیں رائج ہیں، جنھیں زبان کی لطافت میں ایک خاص دخل ہے۔ ان کا استعمال تو لوگ اکثر اپنی تحریر و تقریر میں کیا کرتے ہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ ان کی حقیقی روح سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ عموماً ہر مثل قصہ طلب ہوتی ہے، اس لیے ان کا اصل مفہوم اور صحیح محل استعمال اسی وقت معلوم ہوسکتا ہے جب واقعہ متعلقہ کی تفصیلات سے پوری پوری آگہی ہو۔ اردو زبان میں اب تک اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ اندریں حالات مولف کی یہ سعی نہایت مبارک اور شکریہ کے قابل ہے جو انھوں نے اس رسالہ کے مرتب کرنے میں کی ہے۔ تمام امثال کا احاطہ تو مشکل ہے تاہم انھوں نے اپنی وسعت معلومات کے مطابق اکثر مثلوں کو اکٹھا کردیا ہے اور ان سے متعلق جو حکایتیں ہیں ان کی پوری تفصیل مہیا کردی ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کون مثل کہاں سے چلی اور اس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔

معین المنطق (حصہ دوم)	تالیف جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات، قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ:- مولانا مفتی

محمود حسن صاحب مدرس اول - جامعہ حسینیہ، راندیر (سورت)

مؤلف نے منطق کے خشک اور دشوار فن کو مبتدی طلبہ کے لیے آسان فہم بنانے کے لیے اردو زبان میں تالیفات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں جدید طرز پر اس فن کی ترتیب و تفہیم کی گئی ہے۔ اس سلسلہ کے پہلے حصہ پر پہلے ہم اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کا دوسرا حصہ ہے، جو انہیں خصوصیات کا حامل ہے جو اس کے پہلے حصہ میں تھیں۔ طرز بیان عام فہم اور سلجھا ہوا ہے۔ اگر ہمارے مدارس یونانی منطق پر جمار ہنا ضروری سمجھتے ہیں تو کم از کم یہی کریں کہ قال اقول، صغریٰ، کبریٰ، مرقات، تہذیب، شرح تہذیب وغیرہ کے مسلسل چکر سے بچوں کو نجات دلا کر انہیں اپنی مادری زبان میں منطق کی تعلیم دیں اور اس طرح ان کے دماغی قویٰ اور ان کے عزیز اوقات کو اتنی فراخ حوصلگی کے ساتھ برباد کرنے سے ایک حد تک بچا لیں۔ اگر وہ اس اصلاح پر آمادہ ہوں تو یہ کتاب اور اس کے دوسرے حصے اس سلسلہ میں انکی بہت کچھ امداد کر سکتے ہیں۔

کلام عربی حصہ اول و دوم	تالیف قاضی زین العابدین سجاد صاحب میرٹھی - ضخامت علی الترتیب ۱۰۴ و ۱۱۲ صفحات

قیمت ہر ایک حصہ کی ۱۲ ر- ملنے کا پتہ :- مکتبہ علیہ میرٹھ۔

یہ دونوں کتابیں عربی کے مبتدی طلبہ کے لیے لکھی گئی ہیں۔ پہلے حصہ میں نحوی ترتیب کے لحاظ سے طلبہ کو قواعد اور معمولی ترجمہ کی مشق کرائی گئی ہے مثالیں زیادہ تر قرآن سے دی گئی ہیں۔ دوسرے میں ترجمہ، انشا خطوط کتابت کے طریقے اور دیگر ضروری ادبی مسائل کی عملی تعلیم دی گئی ہے۔ عربی رسائل و جرائد کے اقتباسات بھی دیے گئے ہیں تاکہ طلبہ جدید عربی سے بھی مانوس ہوتے جائیں۔ پہلے حصہ کے آخر میں ڈیڑھ ہزار کثیر الاستعمال عربی الفاظ اور دوسرے کے آخر میں ساڑھے تیرہ سو جدید عربی الفاظ کی ڈکشنری بھی شامل کر دی گئی ہے۔ عربی کے مبتدیوں کے لیے یہ کتابیں بہت مفید ہیں۔